تھی خبر گرم کہ غالبؔ کے اڑیں گے پرزے دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا !!

لاڑکانہ کے بریلویوں نے اللہ اور اسکے رسولؐ کو بدنام کرڈالا

سیاہ کردار علماء کا "سفید جھوٹ" پکڑا گیا

وہ مناظرہ تھا نہ مباہلہ ۔ اور نہ منکر آگ میں جھلسا
"اقدام قتل" سے بچنے کے لیے مذہب کا رنگ دے دیا

ڈرامے کا ڈراپ سین ۔ خبریں اور جرات کی لوٹ سیل
ہارون زندہ سلامت ہے ۔ منہ جھلسا نہ شکل بدلی
گوجرانولہ کے دو صحافیوں نے جاکر موقعہ ملاحظہ کیا ۔ آڈیو تیار کی ۔
تصاویر بھی لے لیں ۔ فرقہ واریت کی انتہاء ۔ حکومت نوٹس لے ۔
سچا کون اور جھوٹا کون ؟؟؟ تحقیقات منظر عام پر آگئی

بریلویت کے قلعہ میں زبردست شگاف پڑگیا ۔
سٹیزن ڈیفنس کی تہلکہ خیز رپورٹ

رپورٹ محمد اکرام سندھو ۔

آج سے تقریباً دو ماہ قبل چند روزناموں میں اس مفہوم کی خبر لگائی گئی کہ لاڑکانہ کے محمد پناہ ٹوٹانی (بریلوی مسلک)اور محمد ہارون (دیوبندی مسلک) کے مابین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کے مسئلہ پر مناظرہ اور پھر مباہلہ ہوا ۔ جس کے نتیجے میں دونوں آگ میں کود گئے ۔ ٹوٹانی جیت گیا اور محمد ہارون آگ میں جھلس گیا۔ اس خبر کے شائع ہوتے ہی کچھ لوگ اس کے تراشوں کو فوٹو سٹیٹ کرا کرا کے دھڑا دھڑ تقسیم کرنے لگے ۔اور کچھ لوگ اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوگئے ۔ "حرمین" سے بھی اس سلسلے میں رابطے کئے گئے ۔ ہمیں تو معلوم ہی تھا کہ یہ خبر بے بنیاد اور من گھڑت ہے ۔ تاہم قارئین کی اطلاع کے لئے ہم ذیل کے صفحات میں وہ تفصیلی و تحقیقی رپورٹ شائع کررہے ہیں ۔ جو گوجرانولہ کے چند صحافیوں نے خود لاڑکانہ جاکر فریقین سے بالمشافہ گفتگو کرکے مرتب کی ہے اس کے ساتھ انہوں نے فریقین خصوصاً محمد ہارون کی مختلف تصویریں بھی دی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر اس رپورٹ کی صداقت اور متذکرہ بالا خبر کے بے بنیاد ہونے کی تصدیق ہوجاتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ محمد ہارون خود آگ میں نہیں کودا تھا ۔ بلکہ ٹوٹانی گروپ نے اس پر تیل چھڑک کر اسے آگ لگانے کی کوشش کی تھی مگر رب ابراہیم علیہ السلام نے اسے بچالیا تھا ۔ اب ٹوٹانی موصوف مختلف شہروں میں جاجاکر من گھڑت قصۂ مباہلہ بیان کرکے فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کی فضا پیدا کررہا ہے ۔ اور سادہ لوح عوام کی ہمدردی اور دولت سمیٹ رہا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے انسان پر ارادۂ قتل کے مقدمہ کے علاوہ فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کا مقدمہ بھی قائم کرے اور اسے قرار واقعی سزا دے ۔

ن ۔ ح ۔ ن

سچ کا جھوٹ کے ساتھ مقابلہ ہوتا رہا ہے ۔ اور اب بھی ہورہا ہے ۔ کسی ستم ظریف کا مقولہ ہے کہ اتنا جھوٹ بولو کہ لوگ سچ سمجھنے لگ جائیں ۔ اس ٹوٹکے کو بعض لوگوں نے پیٹ بھر کر آزمایا ہے سچ میں تھوڑا سا جھوٹ ملادیا جائے ۔ تو وہ سچ بھی جھوٹ بن جاتا ہے ۔ جب کہ جھوٹ میں جتنا مرضی سچ ملادیا جائے تو وہ جھوٹ ہی رہتا ہے ۔ جس طرح ایک من دودھ میں ایک کلو پیشاب ملادیا جائے تو سارا دودھ پلید ہوجاتا ہے ۔ جب کہ کلو پیشاب میں دو من دودھ بھی ملادیا جائے تو پیشاب پاک نہیں ہوسکتا ۔ سچ تو ایک آدمی بھی بول سکتا ہے جبکہ جھوٹ بولنے کے لیے آدمی کا چالاک ہونا ضروری ہے ۔ کیونکہ جھوٹ ایک تحقیقی کام ہے کہ جو واقع نہیں اس کو اس طرح بیان کرنا کہ یہ اس طرح واقع ہوا ہے ۔ کچھ باتوں میں جھوٹ سچ سے بازی لےگیا ہے کہ جتنی دیر میں جھوٹ پوری دنیا کا چکر لگالیتا ہے سچ ابھی جوتا ڈھونڈرہا ہوتا ہے ۔ اگر دنیا میں جھوٹ نہ ہوتا تو سچ کی پہچان کس طرح ہوتی ۔ یعنی سچ کی شان وشوکت اور عزت وتوقیر کے لئے جھوٹ کا ہونا ضروری ہے ۔ کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے ۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے ۔ لیکن بعض اوقات سچ بولنے والے کا سر سلامت نہیں رہتا ۔ لیکن کیا اس وجہ سے سچ بولنا چھوڑ دینا چاہیے ۔ نہیں بلکہ سر تو اللہ نے بنایا ہی اس لئے ہے کہ سچ کی خاطر ہی کٹا دیا جائے اور جھوٹ کی

مذمت ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں کی ہے " اور جھوٹ سے بچو" یقیناً جھوٹ گناہ کی راہ دکھاتا ہے اور گناہ آگ کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے ۔ حتیٰ کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹا کون ہوتا ہے اس کے بارے میں ارشاد پاک ہے کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (بغیر تحقیق کے) بیان کردے ۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مومن بزدل ہوسکتا ہے ؟ ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں ! ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے ؟ ۔ آپؐ نے فرمایا ، ہاں ! پھر آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا مومن جھوٹ بول سکتا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! نہیں !!!

اب حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جھوٹا مومن نہیں ہوسکتا ۔ تو پھر وہ کیا ہوتا ہے ۔ اس کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ۔ چار خصلتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی خصلت ہو۔ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی ۔ حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے ۔

(۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے ۔

(۲) جب بات کرے جھوٹ بولے ۔

(۳) جب وعدہ کرے ، خلاف ورزی کرے ۔

(۴) جب لڑائی کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے ۔

اب ان میں تو ایک جھوٹ ہے جب کہ باقی تین باتیں بھی غور کرنے سے جھوٹ ہی کے زمرے میں آتی ہیں ۔ مثلاً جب اس کو امانت دی جائے اور وہ پوری امانت واپس نہ کرے اور یہ کہے آپ نے اتنی ہی رقم دی تھی ۔ حالانکہ وہ تھوڑی دے رہا ہوتا ہے ۔ اور جب وعدہ کرتا ہے کہ میں آپ کو فلاں دن قرض واپس کردوں گا لیکن کرتا نہیں ۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا اور لڑے اور گالی دے مثلاً کہے او کتے ! حالانکہ وہ کتا نہیں ہے ۔ یہ بھی جھوٹ بولا گیا ہے یعنی جھوٹ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے اور جو آدمی دانستہ جھوٹ بولے اور مسلسل بولے ، اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرے گا ۔ جب کہ اللہ تعالے نے خود فرمادیا ہے

(فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً و لھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون)(البقرہ ۱۰)

(ترجمہ) ان کے دلوں میں بیماری ہے پس زیادہ کردیا اللہ تعالے نے ان کی بیماری کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۔

اب آئیے اصل مضمون کی طرف !!! مختلف انداز میں اخبارات میں خبریں پڑھ کر اور قرآن مجید میں اللہ تعالے کا فرمان پڑھ کر کہ اے ایمان والو ! اگر کوئی فاسق خبر لے کر تمہارے پاس آئے تو اس کی تحقیق کرلیا کرو ۔

اب اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنی متجسس طبعیت کے ہاتھوں مجبور ہوکر اس مسئلے کی تحقیق کے لئے ایک ساتھی کو ہمراہ لیا ۔ اور لاڑکانہ روانہ ہوئے ۔ ویسے بھی صحافی کا ذہن تحقیقی ہوتا ہے نہ کہ تقلیدی ۔۔۔ لاڑکانہ میں ہمارے ایک بزرگ رہتے ہیں جن کی سینٹری کی دکان ہے ۔ ہم سیدھے ان کے پاس پہنچے اور پوچھا کہ جناب سنا ہے کہ لاڑکانہ میں پہلے مناظرہ ہوا ہے اور بعد میں مباہلے کی شکل میں آگ میں چھلانگیں لگائی گئی ہیں ۔ ان میں ایک آدمی جل گیا ۔ اور دوسرا بچ گیا ۔ اس کی کیا حقیقت ہے ؟ انہوں نے بتایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ ویسے مزید تحقیق کے لئے یہاں حنفی دیوبندیوں کی مرکزی مسجد کے خطیب ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب ہیں ۔ آپ ان کے پاس جائیں ۔ وہ موضع وارہ بھی گئے تھے ان کو مجھ سے زیادہ علم ہے ۔ چنانچہ ہم مولانا خالد سومرو صاحب کے پاس گئے ۔ ان کو جاکر بتایا کہ ہم کو حاجی علی محمد سینٹری سٹور والوں نے بھیجا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ وارہ گئے ہوئے ہیں اور آپ محمد پناہ اور محمد ہارون کو جانتے ہیں ۔ مہربانی فرما کر ہمیں ان سے ملوا دیجئے ۔ تاکہ ہم اصل بات معلوم کرسکیں ۔ ابھی ہم نے اتنی بات ہی کہی تھی کہ مولانا گویا ہوئے کہ کون علی محمد ۔ وہ جو اہلحدیث ہے اس نے مجھے بہت دکھ دیا ہے ۔ ہم تبلیغ کرکے کسی کو شرک سے باز کرتے ہیں ۔ جب وہ سمجھ جاتا ہے تو یہ حاجی صاحب اس کو تقلید کا مسئلہ سمجھا کر اہلحدیث کرلیتے ہیں اور فقہ حنفی کے خلاف بولتے رہتے ہیں ۔ ہم نے کہا جناب سومرو صاحب یہ تو آپ کا اور حاجی صاحب کا معاملہ ہے ۔ ہم تو گوجرانولہ سے مسئلہ کی تحقیق کے لئے آئے ہیں اور ہم صحافی ہیں آپ سے مناظرہ کرنے یا بحث کرنے نہیں آئے ۔ آپ مہربانی فرما کر ہمارے ساتھ وارہ چلیں تاکہ ہم حقیقت معلوم کرسکیں۔ لیکن مولانا فرماتے ہیں کہ جس نے آپ کو میرے پاس بھیجا ہے میں اس سے بہت دکھی ہوں ۔ میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتا ۔ جبکہ ہم دو دن سفر کرکے لاڑکانہ پہنچے تھے ۔ ہمیں اپنی منزل کھوئی ہوئی نظر آرہی تھی ۔ بڑے پریشان ہوئے کہ یہ کیا ہوگیا ہے ؟ اب کیا ہوگا ؟؟ ۔ خیر ہم نے مولانا صاحب کی خوشامد شروع کردی اور کہا کہ جناب آپ ہمیں ہارون صاحب سے ملوادیں ۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی ۔ کافی دیر کے بعد وہ اتنی بات پر رضامند ہوئے کہ میں آپ کو وارہ کے مولانا صدیق صاحب کے نام رقعہ لکھ دیتا ہوں وہ آپ کو ہارون سے ملوادیں گے ۔ ہم نے کہا بے شک آپ ہمارے ساتھ نہ چلیں رقعہ ہی دے دیں ۔ آپ کی پھر بھی بڑی مہربانی ۔ چنانچہ ان سے رقعہ لیا اور وارہ کی طرف روانہ ہوگئے ۔ لاڑکانہ سے وارہ ۴۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ۔ جب ہم مولانا صدیق صاحب والی مسجد میں گئے تو وہاں سے پتہ چلا کہ مولانا صاحب لاڑکانہ گئے ہوئے ہیں ۔ ہم نے ایک آدمی سے بات کی کہ ہمیں ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے بھیجا ہے اور مولانا صدیق کی طرف خط دے کر بھیجا ہے اور ہم ہارون سے ملنا چاہتے ہیں ۔ اس آدمی نے خط لیا اور کہا کہ آپ مولانا میر حسن سے مل لیں ۔ ان کے مدرسے کا ایڈریس لیا اور وہاں چلے گئے ۔ وہاں سے پتہ چلا کہ وہ دبئی گئے ہوئے ہیں ۔ ہم نے پوچھا ان کے نائب سے ملوادیں ۔ چنانچہ ایک لڑکا ہمیں قاری غلام رسول کے پاس لے گیا ۔ ان سے بات کی اور اپنے بارے میں بتلادیا اور کہا کہ آپ ہارون سے ملوادیں ۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی ۔ قاری صاحب

نے جواب دیا کہ وہ اپنے گاؤں میں ہے ۔ وہاں سے پتہ کرلیتے ہیں ۔ ہم نے کہا کہ آپ پتہ کرائیں ۔ ہم ذرا وراہ کے مین بازار کا چکر لگائیں ۔ چنانچہ ہم مین بازار میں آگئے اور حنفی بریلوی مسجد کا معلوم کرنے لگے ۔ کافی آگے جانے کے بعد ایک مسجد آگئی ۔ جوکہ حنفی بریلوی مسلک والوں کی تھی ۔ ہم مسجد میں چلے گئے ۔ وہاں ہماری ملاقات مولانا میر محمد صاحب سے ہوئی ۔ ان سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور پوچھا کہ جلنے والا واقعہ جو ہوا ہے اس کی حقیقت کیا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ بالکل ٹھیک واقعہ ہے ۔ مزید تفصیل آپ کو علامہ تاج محمد صاحب بتائیں گے ۔ جو وارہ کے حنفی بریلوی مسلک کے سب سے بڑے عالم دین ہیں ۔ اور وہ اسی مسجد میں موجود ہیں ۔ ہم نے کہا یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ کسی ذمہ دار آدمی سے ملاقات ہوجائے گی ۔ مسجد کے اندر ہی حجرے میں علامہ تاج محمد صاحب سے ملاقات ہوگئی ۔ جب ہم نے ان کا تعارف پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرا نام مولوی تاج محمد ہے ۔ اور میں ٹاؤن وارہ کی مرکزی مسجد فردوس الرحمن کا امام و خطیب ہوں ۔ پھر سوال کیا آپ کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں ؟ ۔ علامہ تاج محمد نے بتایا کہ میں اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں ۔ پھر ہم نے پوچھا کہ محمد پناہ اور محمد ہارون کے درمیان جو معاملہ ہوا ہے اس کی تفصیل بتانا آپ پسند کریں گے ؟ ۔ علامہ تاج محمد نے جواب دیا کہ محمد پناہ ہمارے قریب ہی ایک علاقہ قمبر کا رہنے والا ہے ۔ وہاں ایک عالی شان درگاہ ہے ۔ وہاں کے سجادہ نشین ہمارے پیر ومرشد جناب سید غلام حسین شاہ صاحب ہیں ۔ ان کے ہاتھ پر بیعت ہیں ۔ محمد پناہ پیشے کے اعتبار سے ڈرائیور ہے ۔ ٹریکٹر چلاتا ہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ میں ٹریکٹر ٹرالی لےکر مٹی بھرنے جارہا تھا ۔ یہ ہارون مجھے راستے میں ملا ۔ میں اسے پہچانتا بھی نہیں تھا ۔ راستے میں کھڑے دیکھ کر میں نے اسے ٹرالی میں بٹھالیا ۔ ٹرالی میں محمد پناہ کے دو اور بھائی بھی بیٹھے ہوئے تھے ۔ ان سے ہارون کی چھیڑچھاڑ ہوگئی ۔ محمد پناہ کے بھائیوں نے پوچھا کہ آپ کس کے غلام ہیں ؟ تو لفظ غلام سے چڑ کر کہا میں کسی کا غلام نہیں ہوں ۔ پھر ہارون نے پوچھا کہ آپ کس کے غلام ہیں ؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم سائیں سید غلام حسین شاہ بخاری صاحب کے غلام ہیں ۔ ہارون نے کہا کہ غلام تو اللہ کا ہوتا ہے اور کسی کا نہیں ہوتا ۔ بس یہاں سے شروعات ہوئیں اور اس کے بعد نبی پاک ﷺ کے حاضر وناظر اور علم غیب پر بحث چھڑگئی ۔ تو ان کے بھائی جو تھے وہ پڑھے لکھے نہیں تھے ویسے محبت والے تھے ۔ لیکن ان کی کوئی ظاہری تعلیم نہ تھی ۔ جب محمد ہارون اترنے لگا تو محمد پناہ کے بھائیوں نے محمد پناہ کو بتایا کہ یہ آدمی گستاخ رسول ﷺ ہے ۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب اور حاضر و ناظر ہونے کا انکار کرتا ہے ۔ اور ہماری کافی بحث ہوئی ہے ۔ محمد پناہ کا کہنا ہے کہ میں نے اسے بلایا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟ تو محمد ہارون نے کہا کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور قرآن پاک میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں یا حاضر وناظر ہیں۔ محمد پناہ نے کہا کہ بھئی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اعلی مثال ہے ۔ میں تو ان کا ایک چھوٹا سا ادنی امتی ہوں میں آپ کو بتاسکتا ہوں کہ آج سے آٹھ دن پہلے آپ نے کیا کھایا تھا؟ ہارون نے کہا یہ کس طرح ہوسکتا ہے یہ تو علم غیب ہے ایسا نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا : کہ

غیب کی ساری چابیاں تو میرے ہاتھ میں ہیں ۔ محمد پناہ نے کہا کہ بھئی ۔ یہ تو قرآن شریف ہے ۔ ویسے ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف اول سے آخر تک اللہ کے محبوب کی تعریف سے بھرا پڑا ہے ۔ کیا قرآن شریف میں اس آیت کے سوا اور کچھ نہیں ۔ پھر محمد پناہ نے ہارون سے کہا کہ آپ قرآن کو مانتے ہیں ؟ اور کیا قرآن میں یہ نہیں لکھا کہ آگ کافر کو جلاتی ہے اور مومن کو نہیں جلاتی ۔ ہارون نے کہا کہ ہاں یہ صحیح ہے ۔ تو محمد پناہ نے کہا اس طرح کرتے ہیں کہ آگ جلاتے ہیں اور اس میں کود جاتے ہیں جو مومن ہوگا اسے آگ نہیں جلائے گی ۔ ساتھی بھی آگئے وہ بھی ٹرالی میں مٹی بھرنے کا کام کرتے تھے ۔ انہوں نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو چھوڑدیں یہ مسئلہ بڑا خطرناک مسئلہ ہے ۔ ان کی بات مان کر میں اپنے ٹریکٹر کی طرف گیا ۔ اور میں نے حضرت علیؓ شیر خدا مشکل کشا کا نعرہ لگایا ۔ بس میرا یہ نعرہ سنتے ہی اسے ایسا جنون ہوا کہ اس نے محمد پناہ سے کہا آؤ آج میں تم کو جلاکر جاؤں گا ۔ محمد پناہ نے کہا ٹھیک ہے آجاؤ اور سب نے مل کر آگ جلائی اور ہارون نے دو نفل نماز پڑھی اور محمد پناہ نے ایک نفل نماز پڑھی محمد پناہ کا بیان ہے کہ محمد ہارون قرآن کی آیتیں بھی پڑھ رہا تھا اور اپنے جسم پر پھونک رہا تھا ۔

محمد پناہ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ کے حبیب کو یاد کیا اور الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پکارا اور یا رسول اللہ انظر حالنا اور یا حبیب اللہ اسمع قالنا اس کی فریاد کی اور کہا یارسول اللہ یہ میرے باپ کا گستاخ نہیں ہے بلکہ آپ کے علم غیب کا منکر ہے ۔ اور آپ کے حاضر وناظر ہونے کا منکر ہے خدارا میری مدد کیجئے اور مجھے کامیابی عطا کیجئے ۔ چنانچہ پہلے میں آگ کے اندر آیا تو آگ آگ نہ تھی ۔ بلکہ جنت کی ہوا آگ سے نکل رہی تھی ۔ اور آگ میں داخل ہوتے ہی میں نے اپنے پیرومرشد سید غلام حسین شاہ بخاری کی زیارت کی اور مدینے شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے مبارک کا گنبد خضری نظر آیا اور مجھے آگ نے بالکل نہیں جلایا ۔ اور جب ہارون اندر آیا تو اس کے پاؤں اور اس کی داڑھی اور بھنویں جل گئیں ۔ جب میں نے اس کو جلا ہوا دیکھا تو دوبارہ مجھے جذبہ آگیا اور میں آگ کے اندر چلاگیا اور دس پندرہ منٹ آگ میں کھڑا رہا اور دیکھنے والے محمد پناہ کے بھائی اور مزدور کہتے ہیں کہ جب محمد پناہ آگ کے اندر تھا تو آگ لال رنگ کی نظر نہ آتی تھی بلکہ سبز رنگ کی نظر آتی تھی ۔ جب کہ ہارون کی شکل مسخ ہوچکی تھی ۔ اور اس طرح نظر آتا تھا جس طرح کوئی خنزیر ہو ۔ اسے دیکھ کر ہمیں اس طرح ڈر لگا کہ کہیں یہ ہمیں کھانے نہ آئے ۔ پھر محمد ہارون کو ہسپتال لے گئے ۔ جب کہ محمد پناہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تھانہ میں ایس ایچ او کو ملے اور پھر وارہ پریس میں گئے ۔ تاکہ اس واقعہ کو کوئی اور رنگ نہ دیا جائے ۔ ہمارے اوپر کیس نہ کیا جائے ۔

علامہ تاج محمد کے بیان کے بعد ہم مولانا میر محمد صاحب جوکہ مین بازار والی مسجد کے خطیب و امام ہیں ان سے پوچھا تو وہ سندھی زبان میں بات کرنے لگے ۔ ہم نے ان سے معذرت کی کہ بات تو علامہ تاج محمد نے بتادی ہے ۔ اب آپ اس کے متعلقہ مزید معلومات دیں ۔ پھر علامہ تاج محمد نے ہمیں

محمد پناہ کی تصویر دی اور تصویر کے علاوہ ایک گروپ فوٹو دی اور بتایا کہ یہ ان گواہوں کی تصویر ہے جو لوگ وہاں موجود تھے جب کہ اس تصویر میں محمد پناہ کے دونوں بھائیوں کی تصویر نظر نہیں آرہی تھی ۔ جن کے بارے میں ہمیں علامہ تاج محمد نے بتایا تھا کہ وہ پیچھے ٹرالی میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ جن کے ساتھ محمدہارون کی پہلے بحث ہوئی تھی ۔ بہرحال ہم نے ان کی مسجد کے صحن میں آکر تصویریں کھینچیں اور ان سے محمد پناہ کا ایڈریس پوچھا کہ اب ہمیں محمد پناہ سے ملوادیں ۔ چونکہ وقفے وقفے سے بارش ہورہی تھی اس لئے ہمیں ٹیکسی میں محمد پناہ کے گھر جانا پڑا جو کہ وارہ سے پندرہ بیس کلومیٹر آگے کھیتوں میں واقع تھا جب محمد پناہ سے ملاقات ہوئی تو محمد پناہ سے ہم نے کہا کہ علامہ تاج محمد صاحب نے یہ واقعہ ہمیں سنایا ہے ۔ اور محمد پناہ کو کیسٹ سنادی ۔ کیونکہ محمد پناہ نے بھی کہا تھا کہ مجھے سندھی زیادہ نہیں آتی ۔ جب کہ اردو تھوڑا بہت بول لیتا ہوں لیکن سمجھ صحیح لیتا ہوں ۔ چنانچہ کیسٹ کی محمد پناہ نے تصدیق کی ۔ سوائے اس چیز کے حاضرو ناظر پر بحث نہیں ہوئی تھی ۔ بلکہ صرف علم غیب کے مسئلہ پر بحث ہوئی تھی پھر محمد پناہ سے پوچھا کہ آپ کس مسلک اور سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ تو اس کے جواب میں محمد پناہ نے بتایا کہ میں حنفی نقشبندی سلسلے سے تعلق رکھتاہوں ۔ اور پیر مرشد سید غلام حسین شاہ بخاری کے ہاتھ پر بیعت ہوں ۔ اس کے بعد محمد پناہ اور دیگر لوگوں کی تصویریں کھینچیں اور واپسی کے لئے روانہ ہوگئے

محترم قارئین ! اب آپ اندازہ لگائیں کہ " نوائے وقت" میں لکھا ہے کہ حاضر وناظر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار نہ ماننے والا جل گیا ۔ روزنامہ جرات کراچی میں بھی یہی بیان ہے جب کہ روزنامہ جرات لاہور لکھتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر اور نبی آخر الزماں نہ ماننے والا جل گیا ۔ اور خبریں کی خبر میں یہ لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاظر وناظر اور آخری نبی ہونے کا منکر آگ میں جل گیا ۔ اسی طرح ماہنامہ رضائے مصطفی میں بھی یہی لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختار اور حاضر وناظر کا منکر جل گیا ۔ اس کی ٹانگیں ، پاؤں اور ڈاڑھی وغیرہ جل گئے ۔ اور اس کی صورت خوفناک ہوگئی ۔ جیسے کوئی خطرناک جانور ہوتا ہے ۔

اب آئیے علامہ تاج محمد کی طرف ــــ انہوں نے بھی یہی کہا کہ اس کے پاؤں ، ڈاڑھی اور بھنویں سب کچھ جل گیا لیکن بحث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاظر و ناظر اور علم غیب کے مسئلہ پر ہوئی تھی ۔ سب سے آخر میں محمد پناہ کا اپنا بیان ہے کہ بحث صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر ہوئی تھی ۔ یعنی جب سب سے پہلے نوائے وقت اور جرات کی خبر پڑھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جلنے والا کوئی اہل حدیث ہے یا حنفی دیوبندی ۔ جبکہ خبریں اور جرات لاہور کی خبر پڑھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جلنے والا حنفی مرزائی ہے ۔ جب کہ ماہنامہ رضائے مصطفے میں واضح ہوتا ہے کہ جلنے والا حنفی دیوبندی ہے علامہ تاج محمد اور محمد پناہ نے بھی واضح کہہ دیا کہ ہارون حنفی دیوبندی ہے

اب اصل بات کی طرف آئیے ــــ کہ اخباروں میں کس طرح موقف اختیار کئے گئے ہیں

جب کہ آخر میں جاکر معلوم ہوا کہ بحث علم غیب کے موضوع پر ہوئی تھی ۔ اب آئیے حنفی دیوبندیوں کی طرف ہم دوبارہ مین بازار وارہ میں آگئے ۔ وہاں آکر پوچھا کہ محمد ہارون گاؤں سے واپس آیا ہے یا نہیں ۔ وہاں سے پتہ چلا کہ محمد ہارون لالورانک گاؤں میں ہے آپ وہاں چلے جائیں ۔ چنانچہ ٹیکسی والے سے کہا کہ لالورانک چلو ۔ لالورنک پہنچ کر مدرسہ عربیہ ارشاد العلوم میں چلے گئے ۔ وہاں سے پوچھا کہ اس مدرسہ کے مہتمم سے ملنا ہے ۔ انہوں نے ہمیں ایک کمرے میں پہنچا دیا ۔ وہاں ایک بزرگ اور ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی ۔ ٹیکسی ڈرائیور بھی ہمارے ساتھ تھا ۔ ہم نے پوچھا کہ بھئی ہم نے ہارون سے ملنا ہے ۔ وہاں جو بزرگ تھے انہوں نے اپنے ساتھ نوجوان کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہارون ہے ۔ ہارون کو دیکھ کر ہم دونوں ساتھیوں اور ٹیکسی ڈرائیور کی ہنسی نکل گئی ۔ کیونکہ ہم نے اپنے ذہن میں ہارون کا جو سکیچ (خاکہ) تیار کررکھا تھا ۔ اس خاکے کے ہارون بالکل برعکس تھا ۔ ہمارے ذہن میں ایک ایسا نوجوان تھا جس کی ڈاڑھی جلی ہوئی ہوگی اس کا چہرہ خوفناک ہوگا ۔ اس کے پاؤں اور ٹانگیں جلی ہوئی ہوں گی اور وہ بستر پر لیٹا ہوگا ۔ جب کہ یہاں ایک خوبصورت نوجوان کھڑا مسکرا رہا تھا ۔ اب ہمیں علامہ تاج محمد اور محمد پناہ یاد آرہے تھے اور ان کی باتیں یاد آرہی تھیں ۔ اخبارت میں چھپی خبریں ذہن میں آرہی تھیں اور ہم سوچ رہے تھے کہ واقعی جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے ۔ اس لئے آناً فاناً وہ اڑکر پوری دنیا کا چکر لگالیتا ہے ۔ جب کہ سچ ابھی وہیں بیٹھا سوچ رہا ہوتا ہے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں ۔ بات تو ہماری سمجھ میں آگئی کہ اصل کہانی کیا ہے کہ جس کے متعلق اتنی افواہیں اڑائی گئی ہیں یہاں تک کہ اس کی شکل خنزیر جیسی ہوگئی ہے ۔ وہ شخص کھڑا مسکرا رہا ہے ۔ بہرحال ہم بیٹھ گئے اور بزرگ آدمی سے تعارف پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرا نام بشیر احمد چٹھہ ہے اور میں جمعیت علمائے اسلام تحصیل وارہ کا امیر ہوں ۔ ہم نے پوچھا کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کی تفصیل بتائیں تو انہوں نے بتایا کہ اپنے گاؤں سے نکل کر ہارون راستے میں جارہا تھا کہ پیچھے سے ایک ٹریکٹر ٹرالی آئی ۔ ہارون اشارہ کرکے ٹرالی پر سوار ہوگیا کہ آگے مین روڈ آتا ہے تو میں کسی گاڑی میں بیٹھ کر جہاں جانا ہے جاسکوں ۔ سوار ہوتے ہی ٹرالی میں بیٹھے ہوئے دو آدمیوں نے مجھ سے پوچھا : آپ کس کے مرید ہیں ؟ میں نے بتایا کہ میں ویر شریف والوں کا مرید ہوں (بیر شریف ایک گاؤں کا نام ہے اور بیر شریف سے مراد مولانا عبدالکریم قریشی سرپرست اعلی جمعیت علمائے اسلام پاکستان ہیں) ہارون نے کہا کہ آپ کس کے مرید ہیں تو انہوں نے بتایا کہ ہم تو سائیں سید غلام حسین شاہ بخاری کے مرید ہیں پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں ؟ میں نے بتایا کہ جس بات کی اللہ خبر دیتے ہیں اسی کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا ہے جو بات نہیں بتائی جاتی اس کا علم نہیں ہوتا ۔ ہارون کہتا ہے کہ ابھی میں نے یہی کہا تھا کہ انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ ٹریکٹر روک دو ۔ چنانچہ سلیمان شاہ کے قبرستان کے قریب انہوں نے مجھے نیچے اتار لیا ۔ اور مجھے پیٹنا شروع کردیا ۔ وہ تین تھے ۔ میں اکیلا تھا ۔ انہوں نے میری جیب سے بارہ سو روپے نکالے اور میری گھڑی بھی اتار لی ۔ اس پر بھی ان کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا ۔ دو آدمیوں نے

مجھے پکڑے رکھا اور ایک آدمی نے ٹریکٹر سے تیل نکال کر میری ایک ٹانگ پر پھینکا اور آگ لگادی۔ جب مجھے آگ لگی تو میں تڑپنے لگا۔ اور ان سے اپنا آپ چھڑا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ بھاگتے ہوئے ہی میں نے آگ بجھائی۔ بس یہ ہے ظلم کی داستان۔ ادھر میں مولانا صدیق صاحب کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے مولاناصاحب نے باقی لوگوں کو اکٹھا کیا اور تھانے چلے گئے جب حنفی بریلوی مولویوں کو پتہ چلا کہ محمد پناہ اور اس کے دونوں بھائیوں پر آدمی جلانے کا پرچہ کٹنے لگا ہے۔ وہ بھی جلوس بناکر تھانہ آگئے۔ تصادم کے ڈر سے انتظامیہ نے ہمیں کہا کہ آپ ابھی جائیں۔ ذرا ٹھہر کر پرچہ درج کریں گے اور ہمیں تسلی دی کہ پرچہ ضرور کاٹا جائے گا۔ ہم پھر انتظامیہ سے ملے لیکن انہوں نے پرچہ درج نہ کیا۔ ہم نے پھر جلوس نکالا اور ادھر حنفی بریلوی حضرات نے بھی جلوس نکالا۔ انتظامیہ نے کہا کہ ہم بے بس ہیں آپ ہمیں مجبور نہ کریں۔ اب ہم عدالت میں جانے کا پروگرام بنارہے ہیں۔ آپ محمد ہارون کو دیکھ لیں۔ اس کے کپڑے اتروا کر دیکھ لیں۔ اس کے نیچے سے پاؤں دیکھ لیں۔ اس کی ڈاڑھی آپ کو نظر آرہی ہے۔ اس کی ٹانگیں دیکھ لیں۔

بس اس سے زیادہ ہم کیا کرسکتے ہیں۔ پھر ہم نے محمد ہارون سے سوال کیا کہ تو وہ سندھی میں جواب دینے لگا تو ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ کو اردو نہیں آتی توہارون نے نفی میں جواب دیا۔ پھر ہارون سندھی میں ہمیں بتاتا رہاکہ واقعہ کس طرح پیش آیا۔ ہم نے اسے ریکارڈ کرلیا۔ ہمیں تھوڑی بہت سمجھ آتی تھی اور وہ وہی بات کررہا تھا کہ آگ جلا کر چھلانگ لگانے والی بات بالکل غلط ہے اگر ایسا کرنا ہوتا تو شہر میں سب کے سامنے کرتے کھیتوں میں قبرستان کے قریب جاکر ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ پھر آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ایک ٹانگ تھوڑی سی جلی ہے۔ ٹانگ بالکل صحیح ہے اور نیچے سے پاؤں بھی بالکل ٹھیک ہے۔ اگر حنفی بریلویوں کی بات مان لی جائے کہ میں نے اور محمد پناہ نے آگ میں خود چھلانگیں لگائی ہیں تو سب سے پہلے پاؤں جلنے چاہییں تھے۔ پھر ٹانگیں بھی دونوں جلنی چاہیے تھیں اور باقی ڈاڑھی اور بھنوؤں کی بات ہے تو وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ الحمد اللہ۔

اصل جو انہوں نے ڈرامہ کیا ہے وہ بھی ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ آدمی جلانے کا مقدمہ ان پر درج ہوتا ہے اس سے بچنے کے لیے انہوں نے یہ ڈرامہ کیا ہے کہ ہم نے مباہلہ کیا ہے اور محمد پناہ بچ گیا ہے اور میں جل گیا ہوں۔ آدمی کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے محمد ہارون کی تصویریں کھینچیں اور ٹیکسی میں بیٹھ کر لاڑکانہ آگئے۔ پھر واپس گوجرانولہ۔

سچ اور جھوٹ کا مقابلہ ہمیشہ سے ہے اور رہے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز کرتے رہتے ہیں اور حق کی پیروی کرکے اپنی آخرت سنوارتے ہیں اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو کھلی آنکھ سے حق کو دیکھتے ہیں مگر اپنی جھوٹی انا کی تسکین کے لئے حق کی بجائے باطل کی پیروی کرکے دنیا و آخرت میں خسارے کا سودا کرتے ہیں۔

(بشکریہ ہفت روزہ سیٹیزن ڈیلفس گوجرانولہ ۲۷ مارچ تا ۳ اپریل ۹۸ / الاعتصام لاہور)